روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 4 دسمبر 2006ء 12 ذیقعد 1427 ہجری 4 فتح 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 271

بے برکت کام

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر قابل قدر اور سنجیدہ کام اگر خدا کی حمد وثنا کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ- کتاب النکاح باب خطبة النكاح حديث نمبر 1884)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خداتعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے اور وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11)

خداتعالیٰ اپنے اولیاء کے لئے نئے چولوں میں ظاہر ہوتا ہے گویا وہ کوئی دوسرا خدا ہے جسے دنیا نہ جانتی ہے اور نہ پہچانتی ہے۔ پس وہ ان کے لئے ایسے ایسے کام سرانجام دیتا ہے جن کی نظیر ملنا ممکن نہیں۔ لیکن وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہو۔

(مواہب الرحمان۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 231)

وہ عام کام جن کو دنیا میں عام طور پر برا سمجھا جاتا ہے۔ ان کو بھی کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ مثلاً مٹی ڈھونا، ٹوکری اٹھانا یا کسی چلانا ہے (حضرت مصلح موعود)

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں' غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خداتعالیٰ کے پیار حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے- بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے- اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے- ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے- احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں- ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں-

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ سے ایسے احباب جو مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہش مند ہوں وہ اپنی رقوم مع تفصیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

قربانی بکرا -/6000 روپے۔
قربانی کا حصہ گائے -/3000 روپے۔

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

نظارت تعلیم کے انعامی سکالرشپس 2006ء

Update کا

نظارت تعلیم کے زیر انتظام میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات 2006ء میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے کے مقابلہ کیلئے مورخہ 30/نومبر 2006ء تک موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق Update شائع کیا جارہا ہے اس سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلباء وطالبات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں نظارت تعلیم کو ارسال کریں تاکہ ان کو اس مقابلہ میں شریک کیا جاسکے۔

(1) میاں محمد صدیق بانی میٹرک انعامی سکالرشپ

امتحان میٹرک

نمبر شمار	گروپ	نام طالب/طالبہ علم	حاصل کردہ نمبر	بورڈ
1	سائنس گروپ	مدیحہ احمد بنت داؤد احمد	991	فیڈرل
2	جنرل گروپ	تقیہ ساریہ بنت ڈاکٹر صفی اللہ	939	فیڈرل

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ

امتحان انٹرمیڈیٹ

نمبر شمار	گروپ	نام طالب/طالبہ علم	حاصل کردہ نمبر	بورڈ
1	پری انجینئرنگ	ذیشان محمود ابن محمود الرحمٰن	977	گوجرانوالہ
2	پری میڈیکل	تیمور خان ابن نصیر احمد خان	961	فیصل آباد
3	جنرل گروپ	نائیلہ مبشر بنت مبشر احمد	979	ملتان

(2) صادقہ فضل سکالرشپ

امتحان انٹرمیڈیٹ

نمبر شمار	گروپ	نام طالب/طالبہ علم	حاصل کردہ نمبر	بورڈ
1	پری انجینئرنگ	وردہ عزیز بنت عزیز احمد	961	فیصل آباد
2	پری انجینئرنگ	علی عمیر ابن چوہدری ظہیر احمد	946	لاہور
3	پری میڈیکل	محمد احسن ابن بشارت احمد خان مرحوم	957	فیصل آباد
4	پری میڈیکل	رافعہ مبشر بنت مبشر احمد	947	فیڈرل
5	جنرل گروپ	سہیل احمد ابن فیاض طاہر	929	فیصل آباد

(3) خورشید عطاء سکالرشپ

امتحان انٹرمیڈیٹ

نمبر شمار	گروپ	نام طالب علم/طالبہ	حاصل کردہ نمبر	بورڈ
1	پری انجینئرنگ	سحر احمد بنت کلیم احمد	923	فیڈرل
2	پری میڈیکل	فائقہ طارق بنت طارق بشیر	945	لاہور
3	جنرل گروپ	طاہر محمود ابن چوہدری فضل احمد	914	فیصل آباد
4	جنرل گروپ	آمنہ طاہر بنت طاہر احمد	902	فیصل آباد

ضروری نوٹ: اس سے زیادہ نمبر موصول ہونے کی صورت میں یہ Update تبدیل ہوجائے گا درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2006ء مقرر ہے۔

(ناظر تعلیم)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم ناظم صاحب جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ بابت ترکہ مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم)

مکرم ناظم صاحب جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ مکرم مولانا حضرت عبدالرحیم درد صاحب مرحوم کے ورثاء کے نام اراضی بہ تفصیل 3 کنال 6 مرلے واقع موضع چھنی کھچی منتقل کرنا چاہتی ہے جو کہ حضرت مولانا درد صاحب مرحوم کا حق تھا۔ جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ (والدہ)
2۔مکرمہ سارہ درد صاحبہ (بیوہ)
3۔مکرمہ مریم درد صاحبہ (بیوہ)
4۔مکرم مجیب الرحمٰن صاحب (بیٹا)
5۔مکرم نعیم الرحمٰن صاحب (بیٹا)
6۔مکرمہ رضیہ درد صاحبہ (بیٹی)
7۔مکرمہ خاتم النساء صاحبہ (بیٹی)
8۔مکرمہ صفیہ درد صاحبہ (بیٹی)
9۔مکرمہ نعیمہ درد صاحبہ (بیٹی)
10۔مکرمہ صالحہ درد صاحبہ (بیٹی)
11۔مکرمہ قانتہ درد صاحب (بیٹی)
12۔مکرمہ ہاجرہ درد صاحبہ (بیٹی وفات شدہ) بچگان: 1۔مکرمہ آنسہ صاحبہ۔ 2۔مکرمہ صبیحہ صاحبہ۔ 3۔مکرمہ ذکیہ صاحبہ۔
13۔مکرمہ عطیہ درد صاحبہ (بیٹی وفات شدہ) بچگان: 1۔مکرمہ رقیہ صاحبہ۔ 2۔مکرمہ راشدہ صاحبہ۔ 3۔مکرمہ بشریٰ صاحبہ۔ 4۔مکرم ڈاکٹر ندیم احمد صاحب۔ 5۔مکرم شمیم احمد صاحب۔ 6۔مکرمہ فوزیہ صاحبہ۔
14۔مکرم لطف الرحمٰن صاحب (بیٹا وفات شدہ) بچگان: 1۔مکرمہ مبارکہ نسرین صاحبہ۔ 2۔مکرمہ صبیحہ نسیم صاحبہ۔
15۔مکرم عطاء الرحمٰن درد صاحب۔ (بیٹا وفات شدہ) بچگان: 1۔مکرمہ رابعہ درد صاحبہ۔ 2۔مکرم فضل الرحمٰن صاحب۔ 3۔مکرم انس صاحب۔ 4۔مکرمہ فرحانہ صاحبہ۔ 5۔مکرمہ روحی صاحبہ۔
16۔مکرم محمد عیسیٰ درد صاحب (بیٹا وفات شدہ) بچگان: 1۔مکرمہ منصورہ صاحبہ۔ 2۔مکرم داؤد درد صاحب۔ 3۔مکرم سلمان درد صاحب۔ 4۔مکرم رضوان درد صاحب۔ 5۔مکرم حنیف ابراہیم درد صاحب۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ولادت

مکرم طاہر احمد صاحب چک جھمرہ فیصل آباد تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی مکرمہ آنسہ وسیم صاحبہ اہلیہ مکرم وسیم احمد مہار صاحب ہومیو ڈاکٹر مقیم لندن یو کے کو اللہ تعالیٰ نے 2 نومبر 2006ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام ملیحہ احمد عطا فرمایا ہے نومولودہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ بچی مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب مہار دارالنصر غربی منعم کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

ڈینٹل سرجن

مریضوں کی طرف سے موصولہ سوالات اور استفسارات سے اندازہ ہوتا ہے کہ احباب کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ فضل عمر ہسپتال کے شعبہ ڈینٹل سرجری میں مندرجہ ذیل علاج ومعالجہ کی سہولتیں موجود ہیں۔

☆ Oral Hygine Instructions مریضوں کو منہ اور دانتوں کی حفاظت کیلئے احتیاطی تدابیر کی طرف راہنمائی۔

☆ Medication منہ اور دانتوں کے امراض کا علاج بذریعہ ادویہ۔

☆ Ultrasonic Scaling جدید آلات کے ذریعہ دانتوں کی مکمل صفائی۔

☆ Fillings دانتوں کی بھرائی۔ یہ عارضی بھی ہوسکتی ہے اور مستقل بھی۔ مرض کی نوعیت کے مطابق۔ دانتوں کی ہمرنگ Filling کی سہولت بھی میسر ہے۔

☆ Root Canal Treatment جہاں عام Filling ممکن ہو وہاں دانت کی جڑوں کو اندر سے صاف کر کے دانت کو بھرا جاتا ہے۔

☆ Dental Extraction یعنی اخراج دندان۔ یہ علاج کی آخری صورت ہوتی ہے۔

☆ Dental Prosthetics مصنوعی دانت لگائے جاتے ہیں جہاں قدرتی دانت موجود نہ ہوں۔

☆ Orthodontics۔ ٹیڑھے دانتوں کو Removable Appliance کے ذریعہ ان کی صحیح پوزیشن پر لایا جاتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

نجات اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود کی پُر معارف اور بابرکت تحریرات

نجات کیا ہے اور نجات کیسے حاصل کی جاسکتی ہے۔ نجات یافتہ کی پہچان کیا ہے۔ سچی معرفت ہی نجات کی راہ ہے۔ نجات کے لئے سچی تبدیلی پیدا ہونی ضروری ہے۔ یہ سارے امور ایک سچے مذہب کی صداقت کا ثبوت ہیں اور آج کی دنیا کو اس کی حقیقی ضرورت ہے کہ کس راہ کو اختیار کر کے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ سو اس راہ کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے جس راہ کی اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود نے بنی نوع انسان کو آگاہ کیا۔ حضرت مسیح موعود نے نجات حقیقی کے حصول کے موضوع پر اپنی کتب اور ملفوظات میں بہت سے پُر معارف نکات بیان فرمائے ہیں۔ ذیل میں حضرت اقدس کی ملفوظات سے نجات کے موضوع پر چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

نجات کیا ہے؟

نجات ہے کیا چیز؟ نجات کی حقیقت تو یہی ہے کہ انسان گناہوں سے بچ جاوے اور فاسقانہ خیالات آ آ کر دل کو سیاہ کرتے ہیں ان کا سلسلہ بند ہو کر سچی پاکیزگی پیدا ہو۔ (ملفوظات جلد دوم ص 1)

نجات معرفت میں ہی ہے

بدکرداریوں سے نجات اسی وقت حاصل ہوسکتی ہے جبکہ یہ بصیرت اور معرفت پیدا ہو کہ خداتعالیٰ کا غضب ایک ہلاک کرنے والی بجلی کی طرح گرتا اور بھسم کرنے والی آگ کی طرح تباہ کر دیتا ہے۔ تب عظمت الٰہی دل پر ایسی مستولی ہوجاتی ہے کہ سب افعال بد اندر ہی اندر گداز ہوجاتے ہیں۔ پس نجات معرفت میں ہی ہے معرفت ہی سے محبت بڑھتی ہے۔ اس لئے سب سے اول معرفت کا ہونا ضروری ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 315)

نجات اس دنیا سے ہی شروع ہوجاتی ہے

چونکہ نجات کوئی مصنوعی اور بناوٹی بات نہیں کہ صرف زبان سے کہہ دینا اس کے لئے کافی ہو کہ نجات ہوگئی اس لئے (-) نے نجات کا یہ معیار رکھا ہے کہ اس کے آثار اور علامات اسی دنیا میں شروع ہوجائیں اور بہشتی زندگی حاصل ہو۔ لیکن یہ صرف (-) ہی کو حاصل ہے باقی دوسرے مذاہب نے جو کچھ نجات کے متعلق بیان کیا ہے وہ یہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مبطل ہے جبکہ فطرت انسانی کے خلاف اور عقلی طور پر بھی ایک بیہودہ امر ثابت ہوتا ہے۔ وہ نجات ایسی ہے کہ جس کا کوئی اثر اور نمونہ اس دنیا میں ظاہر نہیں ہوتا۔ اس کی مثال اس پھوڑے کی سی ہے جو باہر سے چمکتا ہے اور اس کے اندر پیپ ہے۔ نجات یافتہ انسان کی حالت ایسی ہونی چاہئے کہ اس کی تبدیلی نمایاں طور پر نظر آوے اور دوسرے تسلیم کرلیں کہ واقعی اس نے نجات پالی ہے اور خدا نے اس کو قبول کرلیا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 389)

سچا مذہب ہی نجات دے سکتا ہے

نجات ابدی اسی کے ساتھ وابستہ ہے جو خداتعالیٰ کی معرفت محبت اور صدق وفاداری کے تعلق پیدا کرنے سے ملتی ہے۔ یہاں تک تو سب مذاہب متفق ہیں وہ نجات کا یہی ذریعہ سمجھتے ہیں مگر سوال یہ ہے کہ یہ باتیں حاصل کیونکر ہوں؟ یہی وہ مقام ہے جہاں سے مذاہب کا تفرقہ شروع ہوتا ہے۔ اب جس مذہب نے حصول نجات کے عمدہ وسائل پیدا کئے ہیں اور جو مذہب تاثیر اور جذب اور کشش اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ سچا ہے لیکن جس مذہب کے اندر وہ تاثیر اور جذب نہیں جس کی عملی تاثیروں کا کوئی نمونہ پایا نہیں جاتا وہ خواہ خداتعالیٰ کو واحد ہی کہے لیکن جھوٹا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 348)

سچا...... اور مذہب وہی ہوسکتا ہے جو خداتعالیٰ کی ہستی کا ثبوت دے جو سننے کا ثبوت دیتا ہے وہ بولنے کا بھی دیتا ہے اس معیار پر آکر صرف (-) ہی ہے جو سچا ثابت ہوگا۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 349)

نفس مطمئنہ کے بغیر انسان نجات نہیں پاسکتا

میں نے بعض آدمیوں کو دیکھا ہے اور اکثر کے حالات پڑھے ہیں جو دنیا میں مال ودولت اور دنیا کی جھوٹی لذتیں اور ہر ایک قسم کی نعمتیں اولاد احفاد رکھتے تھے۔ جب مرنے لگے اور ان کو اس دنیا کے چھوڑ جانے اور ساتھ ہی ان اشیاء سے الگ ہونے اور دوسرے عالم میں جانے کا علم ہوا۔ تو ان پر حسرتوں اور بے جا آرزوؤں کی آگ بھڑکی اور سرد آہیں مارنے لگے۔ پس یہ بھی ایک قسم کا جہنم ہے...... کسی چیز سے جب محبت ہو تو اس سے جدائی اور علیحدگی پر ایک رنج اور دردناک غم پیدا ہوجاتا ہے۔ اب یہ مسئلہ منقول ہی نہیں بلکہ معقولی رنگ رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نار اللّٰہ (-) پس یہ وہی غیر اللہ کی محبت کی آگ ہے جو انسانی دل کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے اور ایک حیرت ناک عذاب اور درد میں مبتلا کر دیتی ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہ بالکل سچی اور یقینی بات ہے کہ نفس مطمئنہ کے بدوں انسان نجات نہیں پاسکتا۔

(ملفوظات جلد اول ص 70)

گناہ آلود زندگی سے نجات

بعض کمزور فطرت لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ خداتعالیٰ کی عبادت ہی کرنی ہے خواہ کسی مذہب میں ہوں۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ آج جس قدر مذاہب موجود ہیں ان میں کوئی بھی مذہب بجز (-) کے ایسا نہیں جو اعتقادی اور عملی غلطیوں سے مبرا ہو۔ وہ سچا اور زندہ خدا جس کی طرف رجوع کر کے انسان کو حقیقی راحت اور روشنی ملتی ہے۔ جس کے ساتھ تعلق پیدا کر کے انسان اپنی گناہ آلودہ زندگی سے نجات پاتا ہے۔ وہ (-) کے سوا نہیں مل سکتا۔

(ملفوظات جلد چہارم 327)

تقویٰ پر نجات کا مدار

مدار نجات صرف یہی امر ہے کہ سچا تقویٰ اور خدا کی خوشنودی اور خالق کی عبادت کا حق ادا کیا جاوے الہامات و مکاشفات کی خواہش کرنا کمزوری ہے۔ مرنے کے وقت جو چیز انسان کو لذت دہ ہوگی وہ صرف خداتعالیٰ کی محبت اور اس سے صفائی معاملہ اور آگے بھیجے ہوئے اعمال ہوں گے جو ایمان صادق اور ذاتی محبت سے صادر ہوئے ہوں گے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 135)

گناہ سے بچنے کی حقیقی راہ

گناہ سے بچنے کے لئے حقیقی راہ خدا کی تجلیات ہیں اور اس آنکھ کو پیدا کرنا شرط ہے۔ جو خدا کی عظمت کو دیکھ لے اور اس یقین کی ضرورت ہے جو گناہ کے زہر پر پیدا ہو۔ زمین سے تاریکی پیدا ہوتی ہے اور آسمان اس تاریکی کو دور کرتا ہے اور ایک روشنی عطا کرتا ہے۔ زمینی آنکھ بے نور ہوتی ہے جب تک آسمانی روشنی کا طلوع اور ظہور نہ ہو۔ اس لئے جب تک آسمانی نور جو نشانات کے رنگ میں ملتا ہے کسی دل کو تاریکی سے نجات نہ دے انسان اس پاکیزگی کو کب پاسکتا ہے جو گناہ سے بچنے میں ملتی ہے۔ پس گناہوں سے بچنے کے لئے اس نور کی تلاش کرنی چاہئے جو یقین کی روشنی کے ساتھ آسمان سے اترتا ہے اور ایک ہمت، قوت عطا کرتا ہے اور تمام قسم کے گرد وغبار سے دل کو پاک کرتا ہے۔ اس وقت انسان گناہ کے زہرناک اثر کو شناخت کرلیتا اور اس سے دور بھاگتا ہے۔ جب تک یہ حاصل نہیں، گناہوں سے بچنا محال ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 4)

آنحضرت ﷺ کی اطاعت میں ہی نجات ہے

میں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ کوئی حقیقی نیکی کرنے والا اور خداتعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعام وبرکات اور معارف اور حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہوسکتا۔ جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں کھویا نہ جائے اور اس کا ثبوت خود خداتعالیٰ کے کلام سے ملتا ہے......

(ملفوظات جلد اول ص 132)

نجات اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے

ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ نجات اس کے فضل سے ملتی ہے اور اسی کا فضل ہے جو اعمال صالحہ کی توفیق دی جاتی ہے اور خداتعالیٰ کا فضل دعا سے حاصل ہوتا ہے لیکن وہ دعا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے وہ بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ انسان کا ذاتی اختیار نہیں کہ وہ دعا کے تمام لوازمات اور شرائط محویت توکل تبتل سوز وگداز وغیرہ کو خود بخود مہیا کرے جب اس قسم کی دعا کی توفیق کسی کو ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی جاذب ہو کر ان تمام شرائط اور لوازم کو حاصل کرتی ہے جو اعمال صالحہ کی روح ہیں ہمارا نجات کے متعلق یہی مذہب ہے۔ (ملفوظات جلد سوم ص 388)

نجات کی کنجی خدا کے ہاتھ میں ہے

نجات کی کنجی تو خدا کے ہاتھ میں ہے وہی جس کے لئے چاہے اس کے دروازے کھول دے خداتعالیٰ بار بار یہی فرماتا ہے کہ رسول کی پیروی کرو اگر ایک باغ ہو اور اس میں لاکھوں پھل ہوں مگر جب تک باغبان اجازت نہ دے تو کوئی اس میں سے ایک پھل بھی نہیں کھاسکتا۔ اسی طرح بازاروں میں کئی قسم کی اشیاء ہوتی ہے اور ہزاروں ہوتی ہیں۔ مگر مالک کی اجازت کے بغیر کوئی نہیں لے سکتا۔ اسی طرح خداتعالیٰ کی نعمتوں کو حاصل کرنے کا یہی ایک طریق ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 519)

نجات اور اللہ کا فضل

نجات کے متعلق جو عقیدہ قرآن شریف سے مستنبط ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ نجات نہ تو صوم سے ہے نہ صلوٰۃ سے نہ زکوٰۃ سے اور صدقات سے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے جس کو دعا حاصل کرتی ہے اسی لئے اھدنا الصراط المستقیم کی دعا سب سے اول تعلیم فرمائی ہے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہوجاتی ہے تو وہ

اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے جس سے اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے کیونکہ جب انسان کی دعا جو سچے دل اور خلوص نیت سے ہو قبول ہوتی ہے تو پھر نیکی اور اس کے شرائط ساتھ خود ہی مرتب ہو جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم ص 288)

نجات اللہ کے فضل پر موقوف ہے

نجات نہ قوم پر منحصر ہے نہ مال پر بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے اور اس کو اعمال صالحہ اور آنحضرت ﷺ کا کامل اتباع اور دعائیں جذب کرتی ہیں۔ (ملفوظات جلد چہارم 445)

نجات اور دل کی صفائی

حقیقت میں معلم اور واعظ کا تو اتنا ہی فرض ہے کہ وہ بتا دیوے۔ دل کی کھڑکی تو خدا کے فضل سے کھلتی ہے۔ نجات اسی کو ملتی ہے جو دل کا صاف ہو۔ جو صاف دل نہیں وہ اچکا اور ڈاکو ہے۔ خدا تعالیٰ اسے بری طرح مارتا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم ص 65)

نجات یافتہ اور بہشتی زندگی

نجات اپنی کوشش سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوا کرتی ہے۔ اس فضل کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنا جو قانون ٹھہرایا ہوا ہے وہ اسے کبھی باطل نہیں کرتا وہ قانون یہ ہے۔ ان کنتم تحبون اللہ (-) اگر اس پر دلیل پوچھو تو یہ ہے کہ نجات ایسی شے نہیں ہے کہ اس کے برکات اور ثمرات کا پتہ انسان کو مرنے کے بعد ملے بلکہ نجات تو وہ امر ہے کہ جس کے آثار اسی دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں کہ نجات یافتہ آدمی کو ایک بہشتی زندگی اسی دنیا میں مل جاتی ہے۔ دوسرے مذاہب کے پابند بکلی اس سے محروم ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم ص 518)

خداشناسی کی قوت

درحقیقت نجات ایمان سے ہے اور خداشناسی کی اس وقت بڑی ضرورت ہے کیونکہ خداشناسی کے بغیر گناہ کی ناپاک زندگی پر موت وارد نہیں ہوتی ہے اور خداشناسی کا پہلا زینہ یقین ہے خدا تعالیٰ اور اس کی عجیب درعجیب قدرتوں اور طاقتوں پر سچا ایمان اور یقین معرفت کا نور عطا کرتا ہے اور دل میں اس سے ایک قوت پیدا ہوتی ہے پھر انسان اس قوت کے ساتھ گناہ کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 414 حاشیہ)

قناعت اور نجات

جس قدر انسان کشمکش سے بچا ہوا ہے اسی قدر اس کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ کشمکش والے کے سینہ میں آگ لگی ہوتی ہے اور وہ مصیبت میں پڑا ہوا ہوتا ہے۔ اس دنیا کی زندگی میں یہی آرام ہے کہ کشمکش سے نجات ہو۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا راستہ میں ایک فقیر بیٹھا تھا جس نے بمشکل اپنا ستر ہی ڈھانکا ہوا تھا۔ اس نے اس سے پوچھا کہ سائیں جی کیا حال ہے؟ فقیر نے اسے جواب دیا کہ جس کی ساری مرادیں پوری ہوگئی ہوں اس کا حال کیسا ہوتا ہے اسے تعجب ہوا کہ تمہاری ساری مرادیں کس طرح حاصل ہوگئی ہیں۔ فقیر نے کہا جب ساری مرادیں ترک کر دیں تو گویا سب حاصل ہوگئیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جب یہ سب حاصل کرنا چاہتا ہے تو تکلیف ہی ہوتی ہے لیکن جب قناعت کر کے سب کو چھوڑ دے تو گویا سب کچھ ملنا ہوتا ہے۔ نجات اور مکتی یہی ہے کہ لذت ہو دکھ نہ ہو۔ (ملفوظات جلد دوم ص 326)

صادق کا وجود خدا نما وجود ہوتا ہے

چونکہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اس لئے جو شخص ایسے آدمی کے پاس جو حرکات و سکنات افعال و اقوال میں خدائی نمونہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ صحت نیت اور پاک ارادہ اور مستقیم جستجو سے ایک مدت تک رہے گا۔ تو یقین کامل ہے کہ وہ اگر دہریہ بھی ہو تو آخر خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لے آئے گا۔ کیونکہ صادق کا وجود خدا نما وجود ہوتا ہے۔

انسان اصل میں اُنسان ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے ایک انس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا انس انسان سے۔ چونکہ انسان کو تو اپنے قریب پاتا اور دیکھتا ہے اور اپنی بنی نوع کی وجہ سے اس سے جھٹ پٹ متاثر ہو جاتا ہے۔ اس لئے کامل انسان کی صحبت اور صادق کی معیت اسے وہ نور عطا کرتی ہے جس سے خدا کو دیکھ لیتا ہے اور گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 5)

سچی لگن منزل تک پہنچا دیتی ہے

زبان سے دعویٰ کرنا کہ میں نجات پا گیا ہوں یا خدا تعالیٰ سے قوی رشتہ پیدا ہو گیا ہے۔ آسان ہے لیکن خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ وہ کہاں تک ان تمام باتوں سے الگ ہو گیا ہے جن سے الگ ہونا ضروری ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ جو ڈھونڈتا ہے وہ پا لیتا ہے۔ سچے دل سے قدم رکھنے والے کامیاب ہو جاتے ہیں اور منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص 492)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نجات کی راہوں کو اختیار کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ابن کریم

پردہ کے معاشرے پر مثبت اثرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک بہت ہی پیاری مثال سے یہ بات سمجھائی ہے کہ نیکی اثر رکھتی ہے اور نیک نمونہ ماحول پر بھی حیرت انگیز اثر ڈالتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ جس طرح چاہے کسی امیر کی کوٹھی میں پڑی ہو یا کسی غریب کی کٹیا میں یقیناً اس پر موسم اثر انداز ہوگا اور وہ آہستہ آہستہ ٹھنڈی ہونی شروع ہو جائے گی اور اسی طرح برف کا ٹکڑا امیر گھر میں ہو یا غریب گھر میں گرمی کے اثر کے نتیجہ میں فوری پگھلنا شروع ہو جائے گا۔

بالکل اسی طرح احمدی احباب کے اخلاق اور کردار کے اکثر لوگ مداح اور گواہ ہو جاتے ہیں اور ان کی اچھائیوں کے زیر اثر اچھائی کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اب پردہ ہی کو لیجئے ہمارے احمدی معاشرہ میں اس کی ترویج اور تلقین کی جاتی ہے۔ احمدی خواتین اس کو عزت اور فخر کا موجب سمجھتی ہیں۔ ایم ٹی اے پر دیکھ لیں امریکہ ہو، افریقہ ہو، یورپ ہو، آسٹریلیا ہو، فجی ہو، جاپان ہو غرضیکہ دنیا کا کوئی کونہ ہو پردہ احمدی عورت اور بچی کے لئے نشان عزت اور عظمت ہے۔ وہ یہ سمجھتی ہے کہ خدا نے اور اس کے رسولؐ نے جو یہ پردہ جاری فرمایا اس میں عورت کی قدر و منزلت زیادہ کی گئی ہے۔ سادہ سی بات ہے جو چیز جتنی قیمتی ہوگی اسی قدر اس کی حفاظت کی جائے گی۔

اب گھروں میں اچھی اچھی اور قیمتی اشیاء ہوتی ہیں مگر سونے کے زیورات کی جس طرح حفاظت کی جاتی ہے وہ تو تمام ممالک اور براعظموں میں یکساں معروف اور مسلمہ امر ہے۔ اور پردہ عورت کی حفاظت اور بنیادی فطرتی جبلت کی وجہ سے مقرر کیا گیا ہے۔ پردہ کی حقیقی روح کی جماعت احمدیت ترویج بھی کرتی ہے۔ اور حفاظت بھی کرتی ہے۔ اسی پردہ میں رہتے ہوئے احمدی بچی تعلیم بھی حاصل کرتی ہے اور معاشرتی دوسرے کاموں میں بھی پیش پیش ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود پردہ کی اصل حقیقت اور روح کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

پردہ سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ عورت جیل خانہ کی طرح بند رکھی جاوے۔ قرآن شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں ستر کریں وغیرہ مرد کو نہ دیکھیں۔ جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدنی امور کے لئے پڑے ان کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے وہ بے شک جائیں لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے۔ (ملفوظات جلد اول ص 297)

جس طرح میں نے عرض کیا پردہ سے عورت کی عظمت اور قدر بڑھتی ہے اور پردہ صرف دین میں ہی نہیں دوسری اقوام میں بھی موجود ہے۔ اب انگلینڈ ہی کو لے لیجئے یہاں بھی رائل فیملیز میں کل تک پردہ رائج تھا اور جس طرح حضرت خلیفہ رابع نے فرمایا تھا کہ پردہ چھوڑنے سے یعنی بے پردگی اختیار کرنے کی وجہ سے بے حیائی در آئے گی۔ یہی کچھ اس وقت دنیا میں ہو رہا ہے۔ بے پردگی کے بعد بے حیائی کا زور ہے۔

ہمارے ہاں ان قدروں کو بخوشی سینے سے لگایا جا رہا ہے اور اس حفاظتی حصار میں آ کر جنت نظیر معاشرہ کی تشکیل دی جا رہی ہے اور اس کا اثر دوسرے ماحول پر کس شان سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال ملاحظہ ہو۔

ایک غیر از جماعت با اثر فیملی ربوہ آئی مختلف جگہوں کا وزٹ کیا اور ربوہ میں احمدی خواتین کے پردہ کا اور ایسے پاکیزہ ماحول کا اتنا پیارا اور شاندار اثر اس فیملی کی F.A میں زیر تعلیم بچی پر پڑا کہ اس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ مجھے بھی برقعہ لے دیں۔ چنانچہ شریف النفس ماں باپ جو پہلے ہی اس پاکیزہ اثر کو محسوس اور قبول کر چکے تھے نے فوری طور پر اپنی بچی کو برقعہ لے کر دیا۔

اس کے بعد بیٹا ماں سے مخاطب ہوا کہ امی اس نیکی کو آپ بھی اپنائیں۔ اور آپ بھی اپنے لئے برقعہ خریدیں۔ بعد دوپہر جب یہ فیملی بیوت الحمد کی سیر کو جا رہی تھی راستے میں اس سعید الفطرت نوجوان نے ماں باپ سے یوں درخواست کی کہ اب آئندہ زندگی میں آخر آپ نے میری شادی کرنی ہے۔ ماں باپ نے کہا ہاں ہم تمہاری شادی وقت آنے پر ضرور کریں گے۔ اس لڑکے نے جس پر اس احمدی ماحول کا اتنا گہرا اثر تھا کہا کہ اچھا میری ہونے والی بیوی کے لئے بھی برقعہ ابھی سے خریدیں۔ تا کہ وہ بھی اس پاکیزہ روایت کو اپنایا کرے اور سعید الفطرت ماں نے حامی بھر لی۔

حضرت مسیح موعود کیا خوب فرماتے ہیں۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

حضرت مطلبؓ بن ازہر بن عبد عوف

آپؓ حضرت عبدالرحمانؓ اور حضرت طلیبؓ کے بھائی اور حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ کے چچا زاد تھے۔ آپؓ اسلام میں سابقین میں سے تھے۔ آپ اور آپ کے بھائی طلیب حبشہ ہجرت کر گئے تھے۔ آپ دونوں کی وفات وہیں ہوئی۔ آپؓ کی زوجہ رملہ بنت ابی عوف بھی ساتھ تھیں جن کے بطن سے وہیں حبشہ میں آپ کے بیٹے عبداللہ پیدا ہوئے۔

ماخوذ

پیٹ اور نظام ہضم کے چند امراض

ہمارے جسم میں ایک نہایت ہی موزوں نظام، نظام ہضم موجود ہے جس کی مدد سے ہمارا جسم غذا سے کارآمد اجزاء مثلاً پروٹین، چکنائی، نشاستہ (کاربوہائیڈریٹ) حیاتین (وٹامن) اور معدنیات اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔ اگر اس نظام میں کوئی گڑبڑ ہو جائے تو نہ صرف ہمارا ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے بلکہ ہم پر کاہلی طاری ہو جاتی ہے، سر میں درد ہونے لگتا ہے، دماغ حاضر نہیں رہتا اور حافظہ بھی صحیح طور پر کام نہیں کر پاتا۔ جب ہماری صحت اور کارکردگی کا اتنا کچھ اس نظام پر منحصر ہے تو یہ لازم آتا ہے کہ ہم اسے درست حالت میں رکھیں اور اس میں پیدا ہونے والے مسائل کو فوری طور پر حل کرنے کی کوشش کریں۔

ہاضمے کی خرابی اور سینے میں جلن

یہ کیفیت زیادہ کھا لینے کے بعد تیزاب کے زیادہ مقدار میں بننے سے پیدا ہوتی ہے۔ مرغن اور مسالے دار غذائیں کھانے سے بھی اس طرح کی صورتحال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ تمباکو نوشی، شراب نوشی، اسپرین جیسی دواؤں کے استعمال سے اور ذہنی دباؤ کے نتیجے میں بھی اس نوعیت کی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات یہ فالتو تیزاب صرف پیٹ کے اندرونی حصے میں ہی جلن پیدا کرتا ہے لیکن اگر یہ غذائی نالی تک پہنچ جائے تو پھر اس سے سینے میں بھی جلن پیدا ہوتی ہے۔ اگر صورتحال بہت سنگین ہو تو تیزاب واپس منہ تک پہنچ جاتا ہے اور متلی ہو جاتی ہے۔

علاج

سب سے پہلے تو کھانے کی مقدار میں کمی کریں، البتہ کم مقدار کھانا دن میں کئی بار کھایا جا سکتا ہے۔ چکنائی کی مقدار میں بھی کمی کریں۔ تلی ہوئی اشیاء، کافی، مسالے اور شکر کا استعمال کم کریں۔

☆کھانے سے پہلے دھنیا چبانے سے ہاضمہ درست رہتا ہے اور اگر تکلیف برقرار رہے تو کھانے کے بعد بھی دھنیا چبانے سے تکلیف جاتی رہتی ہے۔

☆روزانہ زیادہ قوت والے (Fortified) حیاتین ب (وٹامن بی) لینے سے بھی ہاضمہ درست رہتا ہے۔ تاہم معالج سے مشورہ بھی ضروری ہے۔

ہیاٹس ہرنیا

(Hiatus Hernia)

یہ سینے کی شدید جلن سے پیدا ہونے والی کیفیت ہے۔ یہ تکلیف اس جھلی میں کمزوری کے باعث پیدا ہوتی ہے جو غذائی نالی کے معدے سے ملنے کے مقام پر ہوتی ہے۔ غذائی نالی کا نچلا حصہ اور معدے کا بالائی حصہ پھیل کر سینے کے گڑھے میں چلے جاتے ہیں اور اس طرح تیزاب جو عام حالات میں معدے تک ہی محدود رہتا ہے، اب واپس غذائی نالی میں جا سکتا ہے اور وہاں سوزش پیدا کر سکتا ہے۔

اس کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ جھکنے سے سینے کی ہڈی میں درد بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ اس پوزیشن میں تیزاب کی کچھ اور مقدار غذائی نالی میں چلی جاتی ہے۔

علاج

اس کا علاج وہی ہے جو ہاضمے کی خرابی کا ہے۔ ہمیشہ گھٹنوں سے جھکیں اور ایسی نشست پر بیٹھنے سے اجتناب کریں جس میں جھک کر بیٹھنا پڑے۔ اسی طرح لیٹتے وقت سرہانا اونچا رکھیں۔ اس طرح رات کو نیند اچھی آئے گی۔

معدے کا السر

یہ کیفیت معدے کے کسی حصے میں زخم پیدا ہو جانے کا نتیجہ ہوتی ہے۔ کبھی کبھی تو یہ زخم اتنا گہرا ہوتا ہے کہ معدے کی دیوار میں سوراخ بن جاتا ہے۔ السر دیکھنے میں کسی آتش فشاں پہاڑ کے دہانے کی طرح لگتا ہے اور اس کی گہرائی آدھے انچ تک ہو سکتی ہے۔ اس کی سب سے بڑی علامت پیٹ کے اوپر کے حصے میں درد ہوتا ہے جو کھانے کے بعد اور رات کے وقت زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔

السر تیزاب کے اثر سے معدے کے استر کے جل جانے کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ پہلے یہ سمجھا جاتا تھا کہ السر طویل مدت تک تیزاب کے زیر اثر رہنے سے پیدا ہوتا ہے، لیکن ان میں سے بیشتر افراد جو ایک طویل مدت سے ہاضمے کی خرابی کا شکار ہوتے ہیں، السر سے محفوظ رہتے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ السر کا سبب کچھ اور ہوتا ہے۔ تازہ تحقیق کے مطابق ایک بیکٹیریا (پائی لوری) اس کا سبب ہوتا ہے، لیکن اب عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ طویل ذہنی دباؤ اور تناؤ کی کیفیت السر کو جنم دیتی ہے۔

علاج

معدے کے زخم یا السر کی صورت میں کم کھائیے، مگر کئی دفعہ کھائیں، کیونکہ غذا السر اور معدے کی رطوبتوں کے درمیان ڈھال کا کام دیتی ہے۔ تمباکو نوشی اور شراب نوشی سے پرہیز کریں۔ ذہنی دباؤ کی وجہ معلوم کریں اور اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔ آرام کریں۔

حیاتین الف (وٹامن اے) کے 150,000 مائیکروگرام روزانہ چار ہفتے تک لیں۔

ریاح

معدے اور آنتوں میں ہوا یا گیس بھر جاتی ہے جس کی وجہ سے مریض بے چینی محسوس کرتا ہے۔ یہ صورتحال ہاضمے کی کسی بھی خرابی کے دوران پیدا ہو سکتی ہے، لیکن بیشتر اوقات یہ خود بھی ایک ناخوشگوار کیفیت کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔

ریاح عموماً کھانے کے سلسلے میں نامناسب عادات کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اپنی غذا بدل کر اس سے چھٹکارا پایا جا سکتا ہے، لیکن یہ تکلیف گھبراہٹ سے بھی پیدا ہوتی ہے جو اہم مواقع پر مثلاً کسی امتحان سے پہلے محسوس ہوتی ہے۔

علاج

ریاح کا روایتی علاج تو کوئلے کی ٹکیوں سے ہوتا ہے مگر جڑی بوٹیوں سے بھی اس کا علاج ممکن ہے۔

☆اس کیفیت میں اجمود (Parsley) کی چائے سے افاقہ ہو سکتا ہے۔ چائے کے تین چمچے اجمود 60 ملی لٹر کھولتے پانی میں گھول کر چائے بنائیں۔ دوسری صورت میں کھانے کے بعد اجمود کی ایک ٹہنی چبالیں۔ اگر ریاح کا سبب گھبراہٹ ہو تو اس کا سبب معلوم کر کے اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔ سکون حاصل کرنے کے لئے آرام کریں۔

☆زیادہ کھانے سے بھی ریاح کی شکایت پیدا ہو سکتی ہے، اس لئے اپنی غذا کو کنٹرول کریں۔ ریاح ایسی غذاؤں سے بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے جن میں اضافی کیمیائی اجزاء شامل ہوں، کیونکہ نظام ہضم کے لئے ان سے نمٹنا مشکل ہوتا ہے۔ بہتر ہے کہ سادہ غذا لیں اور لحمیات اور نشاستہ ایک ساتھ نہ لیں۔ کم چکنائی والی غذائیں بھی آسانی سے ہضم ہو جاتی ہیں۔

☆دہی سے بھی نظام ہضم میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔

معدے اور آنتوں کی سوجن اور زہر خورانی

معدے اور آنتوں کی سوجن (Gastroentritis) اور غذائی سمیت (Food Poisoning) دونوں کا سبب انفیکشن ہوتا ہے جو معدے اور آنتوں کے استر میں سوزش پیدا کرتا ہے۔ متلی اور دست اس کی علامتیں ہیں۔ ان کے علاوہ پیٹ میں درد بھی اٹھتا ہے اور بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ چھوٹے بچوں میں یہ کیفیت دودھ کی بوتلوں کے جراثیم سے پاک نہ ہونے اور والدین کی طرف سے صحت وصفائی کے اصولوں میں غفلت برتنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ انفیکشن (چھوت سے لگنے والی بیماری) کی نوعیت عموماً سنگین نہیں ہوتی، لیکن اگر دست اور قے کا سلسلہ چھ گھنٹوں سے زیادہ دیر تک جاری رہے تو جسم میں پانی کی کمی پیدا ہو جاتی ہے۔

بچوں کو یہ بیماری ایک وائرس کے انفیکشن سے لگتی ہے جو ان کے جسم میں سانس کے ذریعے داخل ہوتا ہے۔ پھر یہ انفیکشن ایک بچے سے دوسرے کو لگ جاتا ہے۔ اگرچہ یہ کیفیت والدین کے لئے بڑی پریشان کن ہوتی ہے، مگر یہ عموماً خود ہی چند روز میں قابو میں آ جاتی ہے۔

بالغ افراد میں یہ تکلیف آلودہ غذا کھانے سے پیدا ہوتی ہے۔ عام طور پر اس کا ذمے دار سالمونیلا نامی بیکٹیریا ہوتا ہے، جو ایسے گوشت میں پیدا ہو جاتا ہے جسے پہلے منجمد کر کے رکھا گیا ہو اور پھر بعد میں اسے اچھی طرح پکائے بغیر کھایا گیا ہو۔ اس کے نتیجے میں دست اور قے ہوتے ہیں جس کا سلسلہ عموماً کھانا کھانے کے چھ گھنٹے بعد شروع ہوتا ہے۔ عمر رسیدہ افراد کے لئے یہ صورتحال بڑی خطرناک ہوتی ہے اور اکثر مہلک ثابت ہوتی ہے۔

علاج

☆زہر خورانی کی صورت میں مریض کے جسم میں مائع کی مقدار کو کم نہ ہونے دیں، لیکن دودھ، دہی اور ان سے بنی ہوئی دوسری غذائیں نہ لیں۔ جب متلی کا سلسلہ رک جائے تو ہلکی غذا لیں۔ بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی اور سبزی کے سوپ سے آغاز کریں۔ بعد میں سادہ ابلے ہوئے بھورے چاول اور بھاپ میں پکی ہوئی سبزیاں لیں۔ دو تین دن میں رفتہ رفتہ اپنی معمول کی غذا پر واپس آ جائیں۔

☆انفیکشن جب اپنا اثر دکھاتا ہے تو قے کے بعد دست آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس کیفیت میں بعض جڑی بوٹیاں اور پسے ہوئے ادرک کے استعمال سے بھی سکون ملتا ہے۔

☆معدنیات (منرلز) کو غذائی ضمیمے کے طور پر لینا بھی مفید رہتا ہے۔ جو نمکیات جسم سے نکل گئے ہیں ان کی کمی کو پورا کرنے کے لئے پوٹاشیم، میگنیشیم اور سوڈیم کے ضمیمے (سپلیمنٹ) لیں جو بازار میں بآسانی مل جاتے ہیں۔

آنت میں جلن

پیٹ میں جلن (Irritable Bowel Syndrome) کی تکلیف دہ کیفیت اس وقت پیدا ہوتی ہے، جب بڑی آنت میں وقفے وقفے سے اینٹھن اور مروڑ ہوتی ہے اور اس کے ساتھ دست بھی آنے لگتے ہیں۔ جب اینٹھن ختم ہو جاتی ہے تو کبھی دست اور کبھی قبض کی صورتحال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پیٹ پھول جاتا ہے اور صرف اسی وقت آرام آتا ہے۔ جب ریاح خارج ہوتی ہے۔

اس صورتحال کا کوئی واضح سبب تو نہیں معلوم، مگر معدے اور آنتوں کی سوجن کی یہ کیفیت اینٹی بایوٹکس دواؤں کے بار بار استعمال کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ اکثر ذہنی دباؤ کو بھی اس کا ذمے دار ٹھہرایا جاتا ہے حالانکہ یہ کیفیت تو الٹا ذہنی دباؤ پیدا کرتی ہے۔

علاج

☆ روایتی علاج، سکون پہنچانے والی دواؤں (Tranquillizers) اور اینٹھن دور کرنے والی دواؤں (Anti Spasmodics) پر مشتمل ہوتا ہے۔

☆ اصل علاج ایک متوازن غذا سے شروع ہوتا ہے، جس میں ریشے والی غذاؤں اور بغیر چھنے آٹے کا استعمال شامل ہے۔ پانی اور مشروبات کی مقدار دو سے تین پائنٹ (1/8 گیلن) روزانہ ہونی چاہئے، لیکن الکحل، مسالے اور شوربے دار سالن سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اس شکایت کا سبب بعض غذائی اشیاء سے الرجی بھی ہوسکتی ہے، اس لئے اپنی غذا کے سلسلے میں اس بات کا بھی خیال رکھئے۔ تازہ ہوا لینا اور پابندی سے ورزش کرنا بھی اچھا ہوتا ہے۔

☆ اگر آپ واقعی ذہنی دباؤ کا شکار ہیں تو یوگا یا اسی طرح کی کوئی اور ورزش کریں۔

کرانز کا مرض

کرانز کا مرض آنتوں میں طویل مدت کی سوجن سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے اصل اسباب کا تو علم نہیں لیکن یہ کم عمر لوگوں میں اس وقت پیدا ہوتا ہے جب پیٹ کا قدرتی مدافعتی نظام صحیح طور پر کام نہیں کر رہا ہوتا۔ پیٹ کے دائیں حصے میں شدید درد اٹھتا ہے، دست بھی آتے ہیں اور بخار بھی ہوتا ہے۔

علاج

یہ بہت ہی سنگین کیفیت ہوتی ہے اور عموماً اس کے لئے ہارمونی مرکبات (اسٹیرائڈز) استعمال کئے جاتے ہیں اور کبھی کبھی تو جراحی کی ضرورت بھی پیش آتی ہے اور آپریشن کرکے آنت کے متاثرہ حصے کو نکالنا پڑتا ہے۔

☆ ایسی غذا استعمال کریں جس میں بغیر صاف شدہ نشاستے اور لحمیات کی مقدار زیادہ ہو، مگر سرخ گوشت کم ہو یا بالکل نہ ہو۔ کثیر الحیاتین کی گولیاں بھی لینی چاہئیں۔

☆ قدرتی طریق علاج کرنے والے اس مرض کے علاج کے لئے ایسی غذا تجویز کرتے ہیں جن میں مضر صحت اشیاء شامل نہ ہوں، مثلاً کافی، چائے، چاکلیٹ، گندم، دودھ، دہی اور ان سے بنی ہوئی غذائیں، سرخ گوشت، رس والے پھل اور پیاز۔ علاج کے دوران پہلے تو دو دن تک صرف کشید کیا ہوا (Distilled) پانی پلایا جاتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ غذائی اشیاء دی جاتی ہیں۔

☆ اس مرض کے لئے آکو پنکچر طریق علاج بہت مؤثر رہتا ہے۔

☆ جسم کے مدافعتی نظام کو بہتر بنانے کے لئے آرام کرنا اور پابندی سے ورزش کرنا ضروری ہے۔

بند آنت کی سوجن

ورم عطفات قولون (بند آنت کی سوجن) کی کیفیت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب شکم کی دیواروں میں تھیلیاں سی بن جاتی ہیں۔ جب مریض کو مستقل طور پر قبض کی شکایت رہتی ہو تو اجابت کے دوران زور لگانے کی وجہ سے آنت میں تھیلیاں سی ابھر آتی ہیں جنہیں طبی زبان میں عطفات (Diverticulae) کہتے ہیں۔ شکم کے اندر کا فاضل مادہ ان تھیلیوں میں بھر جاتا ہے۔ پھر ان میں انفیکشن کی وجہ سے سوزش پیدا ہوتی ہے، جو اس تکلیف کی شکل اختیار کرلیتی ہے۔ اس کی وجہ سے شکم کے بائیں طرف کا نچلا حصہ سوج جاتا ہے اور اس میں شدید تکلیف ہوتی ہے۔ جراثیم سے متاثر تھیلیاں اکثر پھوڑوں کی طرح بن جاتی ہیں جس سے بیماری کی شدت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ یہ صورتحال عمر رسیدہ لوگوں میں اکثر پیدا ہوجاتی ہے۔

علاج

☆ روایتی علاج، درد کم کرنے والی اور اینٹی بایوٹکس دواؤں پر مشتمل ہوتا ہے۔

☆ قدرتی طریق علاج میں پہلے تو مریض کو ایسی غذا پر رکھا جاتا ہے جس میں زیادہ ریشے والی اشیاء، کم چکنائی اور کم شکر والی چیزیں اور تھوڑا سا سرخ گوشت یا دودھ اور اس سے بنی ہوئی اشیاء شامل ہوتی ہیں۔ روزانہ کھانے میں دو چمچے بھوسی بھی شامل کردینا چاہئے۔ سبزیوں کے جوس خصوصاً گاجر کے رس کا شکم کی دیوار کے اندرونی حصے پر اچھا اثر ہوتا ہے۔ پانی اور دیگر مشروبات کی مقدار بڑھا کر روزانہ تین پائنٹ کردینی چاہئے۔

☆ حیاتین ب (وٹامن بی) آنتوں کے لئے مفید ہوتا ہے، جبکہ لہسن کے کیپسول پیٹ کے لئے مانع تعفن (اینٹی سپٹک) ثابت ہوتے ہیں۔

(ہمدرد صحت جولائی 2006ء)

عبدالباسط بٹ صاحب

مکرم ملک محمد اقبال صاحب آف نارنگ منڈی

متعدد خصوصیات سے مزین شخصیت ملک محمد اقبال نارنگ منڈی کی ہے۔ ملک محمد اقبال صاحب کا تعلق ایک مذہبی گھرانے سے تھا جو اہل حدیث مسلک سے تعلق رکھتا تھا۔ دین کی جستجو اور صراط مستقیم کی تلاش ان کی گھٹی میں تھی دوران حصول تعلیم میٹرک سے پہلے ہی انہوں نے صراط مستقیم کی جستجو کے لئے کئی اہل علم سے تعلق رکھا۔ لیکن مایوسی کے سوا کچھ نہ ملا انہوں نے حق کی تلاش جاری رکھی اور اسی طرح احمدیت کی معلومات اپنے کلاس فیلو رانا فاروق ساجد صاحب کے ذریعے حاصل کیں۔ مزید معلومات اور تحقیق کا سلسلہ جاری رہا۔ اس طرح مکمل تحقیق اور جستجو کے بعد 1986ء میں شرح صدر کے ساتھ جماعت میں شمولیت اختیار کی اور بعد میں شامل ہونے کے باوجود بہت آگے نکل گئے۔

انہیں احمدیت قبول کرنے کی پاداش میں کئی آزمائشوں سے گزرنا پڑا ان کو بیوی سے علیحدگی اور کاروبار کو ختم کرنے کی دھمکی بھی دی گئی۔ پھر ان کو مقدمات اور خاندانی رنجشوں سے بھی ڈرایا گیا۔ لیکن ملک محمد اقبال کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی جب تمام حربے ناکام اور خود نامراد ہوگئے تو مخالفین نے ملک محمد اقبال کے خلاف مقدمہ درج کروایا۔ حوالات تھانہ نارنگ منڈی میں جب خاکسار نے ان سے ملاقات کی تو اس پری پیکر کو اپنے عقیدے میں اس قدر پختہ پایا اور جماعت کے اخلاص ووفا میں رنگین دیکھا۔ اور دنیا کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو صراط مستقیم پر استقامت کے ساتھ برقرار پایا اور انہوں نے کہا کہ یہ حوالاتیں اور سختیاں اور ان کے میرے کاروبار ختم کرنے کی دھمکیاں میرے اس پختہ یقین کی راہ میں حائل نہیں ہوسکتیں۔ حوالات سے لے کر ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ کے سفر میں ان کے پایہ استقلال میں کوئی جنبش نہ دیکھی۔ ان کے والد والدہ اور بہنوں کے جھوٹے اور بے بنیاد ترلے منتیں اور رونا دھونا اپنے حقیقی مولا کے در سے پرے نہ کرسکے۔

دوران اسیری کئی ملاقاتوں میں انہوں نے اپنے ساتھ ہونے والے خدائے واحد کے انعامات کا ذکر کیا۔ لاہور ہائی کورٹ کے حکم سے ان کو ضمانت پر ڈسٹرکٹ جیل سے رہا کردیا گیا۔ ملک محمد اقبال صاحب نے عرصہ اسیری کو اپنی سعادت سمجھا اور اپنے اخلاص ووفا میں مزید سفر جاری رکھا۔ رہائی کے بعد ان کو پتہ چلا کہ دوران اسیری ان کے حصہ داروں نے تمام کاروبار کو اپنے نام کرلیا۔ ان کی رقوم خود وصول کرلی۔ اور والد نے بھی انہیں جائیداد سے عاق کردیا۔ برادری اور خاندان والوں نے ان سے لاتعلقی اختیار کرلی۔ مزید جو ستم وہ کرسکتے تھے کاروبار کو ختم کرنے کے لئے تمام برادری نے مل کر کئے۔ آپ نے اپنی کم پونجی سے اپنا کاروبار شروع کیا۔ خداتعالیٰ کی تائید اور حضور انور کی دعاؤں کی بدولت کاروبار روز بروز ترقی کرنے لگا اور ملک محمد اقبال صاحب نے خاندان اور کاروباری ساتھیوں کی مدد کے بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ محنت کی اور خداتعالیٰ کی عنایات اور مہربانیاں بارش کی طرح ملک محمد اقبال صاحب پر برسنے لگیں۔ اور تمام لوگوں کی توجہ ملک محمد اقبال کی طرف ہوگئی۔ اور کاروبار میں پرانے احباب شامل ہونے شروع ہوگئے۔ رانا محمد اسلم صاحب سابق امیر حلقہ نارنگ منڈی نے انتہائی لگن اور محبت سے ڈیریانوالہ ضلع نارووال کے مکرم ملک شوکت علی صاحب کی صاحبزادی ثمینہ شوکت سے 1999ء میں شادی کرادی۔ پھر اس بیوی کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ملک محمد اقبال صاحب سے مل کر اپنے عمل سے اس گھر میں احمدیت کی روشنی سے دوسروں کو منور کرنے لگے۔ اس مقصد کے لئے MTA بھی گھر میں لگوایا گیا۔ اور میاں بیوی نے اپنے اخلاق سے باقی برادری کے دل جیتنے کی تگ ودو کی۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک محمد اقبال صاحب نے جماعت اور تنظیمی خدمات میں حصہ لینا شروع کیا اور نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ، سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری وقف جدید اور سیکرٹری مال کے عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ احباب کو جماعتی خدمات پر آمادہ کرتے اور مخیّر حضرات میں زیادہ قربانی دینے کی تحریک کرتے جس سے احباب پر بہت اثر ہوتا اس کے ساتھ ساتھ ملک محمد اقبال نے مہمان نوازی کو اپنا مستقل شعار بنالیا اور جماعتی مہمانوں کے لئے اپنے آپ کو وقف کرلیا اور اس معاملہ میں اپنی شریک حیات کو بھی شامل کیا اور اپنے ساتھی کو بھی جماعتی اقدار کی اقتداء کرنے کی تلقین کی۔

ان کے ہاں ایک بیٹی آئزہ اقبال اور ایک بیٹا تنزیل احمد ملک پیدا ہوا اپنے بیٹے کو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل کیا ہوا ہے۔ ان کی اہلیہ محترمہ اور دونوں بچے احباب جماعت کی خصوصی دعاؤں کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا فضل فرمائے۔

ہر مقامی، ضلعی اور مرکزی پروگراموں میں اپنے آپ کو فعال رکھا۔ جب کہ زلزلہ زدگان کی مدد کے لئے جماعت کی طرف سے تحریک آئی تو دل کھول کر خود حصہ لیا اور احباب جماعت نے ایک تاریخی قربانی کرنے کی توفیق پائی۔ خلفاء سلسلہ اور مرکز کی طرف سے مالی تحریکات کے جواب میں مثالی قربانی پیش کی اور دعوت الی اللہ کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ انہوں نے مشکلات کو نہایت دلیری اور خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور احباب جماعت کی طرف سے ہمدردی کے جواب میں خدا کے فضل کے طلبگار ہوئے۔ لیکن دشمنان نے اپنی ایذا رسانی جاری رکھیں۔ ملک محمد اقبال نے اپنی سادگی اور متوکل ہونے کی وجہ ان کی چنداں پرواہ نہ کی۔ اور تمام معاملہ خدا پر چھوڑ دیا۔ اور لوگوں کی دھمکیوں اور قتل کے منصوبوں، کاروباری نقصانات کے پروگرام سے ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ خداتعالیٰ کے انعامات اور فضلوں کے طلبگار رہے اور اپنے موقف میں ذرا سی بھی تبدیلی پیدا نہیں کی احمدیہ قبرستان نارنگ منڈی جس کو ایک مثالی باغ بنانے کے لئے نقشہ بنا رہے تھے۔ لیکن اس باغ کو سجاتے سجاتے خود ہی اس باغ میں سج گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ سرسبز وشاداب رکھے۔

☆......☆......☆

عرب کی مشہور مسلمان شاعرہ

حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

غلام مصباح بلوچ صاحب

عرب کی مشہور شاعرہ جنہیں نہ صرف اسلام لانے کی توفیق نصیب ہوئی بلکہ عرصہ دراز تک اسلام کی بے مثال خدمت کی توفیق بھی پائی۔

نام ونسب

اصل نام تماضرؓ تھا لیکن خنساء لقب سے مشہور ہوئیں۔ قبیلہ مضر کے خاندان سلیم سے ان کا تعلق تھا۔ نجد کی رہنے والی تھیں۔ مختصر سلسلہ نسب یہ ہے۔ خنساء بنت عمرو بن الشرید بن رباح بن یقظہ۔ حضرت خنساءؓ کے والد عمرو اور دو بھائی معاویہ اور صخر بنو سلیم کے سردار تھے۔

شاعری کا ارتقاء

ابتداء میں خنساء چند ایک اشعار کہا کرتی تھیں لیکن خنساء کے دونوں بھائی معاویہ اور صخر قبائلی جنگ میں قتل کئے گئے جس کا خنساء کو بہت دکھ ہوا۔ اس حادثہ کے بعد خنساء نے اپنے بھائیوں کی یاد میں مرثیے کہے اور ان دونوں بھائیوں پر اس قدر روئی کہ اس کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ اس کے وہ اچھے اشعار جو اس نے اپنے بھائی صخر کے ماتم میں کہے ان کا ترجمہ یہ ہے۔

ترجمہ (1) سورج کا طلوع ہونا مجھے صخر کی یاد دلاتا ہے اور میں اسے ہر روز شام کو یاد کرتی ہوں۔

(2) میں نے ابی حسان صخر سے جدا ہونے کے دن اس کے ساتھ ساتھ اپنا عیش و آرام بھی رخصت کر دیا۔

(3) ہائے افسوس اس پر میری طرف سے اور میری ماں کی طرف سے وہ صبح و شام قبر میں کیسے گزارتا ہوگا۔

انہی مرثیوں کی وجہ سے خنساء بہت مشہور ہوئیں۔

شعراء کے نزدیک

خنساء کا مقام

خنساء بہت بلند پایہ شاعرہ ہونے کے ساتھ ساتھ بڑی صاحب نظر اور باریک بین تھیں۔ ان کے اشعار میں بڑا سوز، بڑی کسک اور بڑا درد ملتا ہے۔ اکثر علماء و نقادوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اسلام سے قبل اور اسلام کے بعد خنساء سے بڑھ کر کوئی شاعرہ نہ تھی اور نہ اس کے بعد پیدا ہوئی۔ بعض لوگ لیلیٰ الاخیلیہ کو فضیلت دیتے ہیں مگر وہ اس بات کا انکار بھی نہیں کر سکتے کہ مرثیہ گوئی میں خنساء کا مقام و مرتبہ کہیں بلند تھا۔

بشار بن برد مشہور عربی شاعر کہتا ہے کہ کسی عورت نے جب کبھی شعر کہا تو اس میں خرابی رہ جاتی ہے تو کسی نے کہا خنساء کے متعلق کیا خیال ہے؟ تو بشار نے کہا کہ یہ تو مردوں سے بھی اچھا کلام کہتی ہے۔

(الوسیط فی الادب العربی و تاریخه صفحه 157)

عکاظ کے میلے کے ایک مشاعرے میں جس کی صدارت نابغہ الذبیانی کر رہا تھا خنساء نے اپنا قصیدہ سنایا جس کا مطلع ہے۔

یعنی تیری آنکھوں میں خاک پڑ گئی ہے یا بیمار ہو گئیں ہیں جس کی وجہ سے مستقل آنسو جاری ہیں یا اس وجہ سے خون کے آنسو رو رہی ہیں کہ گھر کے سب لوگ کوچ کر گئے؟

نابغہ نے یہ قصیدہ سنا تو کہا۔ اگر اس سے پہلے ابو بصیر یعنی الاعشیٰ اپنا کلام نہ سنا چکا ہوتا تو میں فیصلہ دے دیتا کہ میلہ بھر میں یہی ایک شاعرہ ہے مزید یہ کہ انسانوں اور جنات میں بھی سب سے بڑی شاعرہ ہے۔

(الشعر والشعراء لابن قتیبه صفحه 261)

جریر جو عرب کا مشہور شاعر تھا اس سے پوچھا گیا کہ اس زمانے کا مشہور اور بڑا شاعر کون ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں بڑا شاعر تھا اگر خنساء نہ ہوتی، پھر پوچھا گیا کہ وہ کس طرح آپ سے آگے نکل گئی تو جریر نے کہا اپنے اس شعر کی وجہ سے۔

یعنی (1) تعجب ہے کہ زمانہ فنا نہیں ہوتا اور ہمیں گناہ گار بنا کر پھر ابتداء سے شروع ہو جاتا ہے۔

(2) یہ دن اور رات بے انتہا اختلاف کے باوجود تباہ نہیں ہوتے لیکن لوگوں کو تباہ کر دیتے ہیں۔

خنساء کا قبول اسلام

جب اسلام کا ظہور ہوا تو خنساء اپنی قوم کے وفد کے ساتھ شامل ہو کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسلام قبول کیا۔ آنحضرت ﷺ کو خنساء کی شاعری بہت پسند تھی آپؐ خنساء سے فرمایا کرتے تھے۔ "هیه یا خناس" یعنی ہاں بھئی خنساء کچھ سناؤ اور آپؐ ان کی شاعری کی داد دیتے تھے۔

حضرت خنساء ایک ہمت اور حوصلے والی عورت تھیں ان کی ساری زندگی دکھوں میں کٹی اسلام پر قائم رہ کر اسلام کی خدمت کرتی رہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جب عراق میں قادسیہ کے مقام پر جنگ جاری تھی تو حضرت خنساء اپنے چار بیٹوں کو لے کر میدان جنگ میں آئیں اور ان کو مخاطب کر کے کہنے لگیں کہ پیارے بیٹو تمہارے باپ نے اپنی زندگی میں ساری جائیداد تباہ کر دی اور جب وہ مرا تو اس نے کوئی جائیداد نہ چھوڑی۔ میں اس وقت جوان تھی تمہارے باپ کی کوئی جائیداد نہ تھی۔ پھر اپنی زندگی میں اس نے میرے ساتھ کوئی حسن سلوک بھی نہ کیا تھا اور اگر عرب کے رسم ورواج کے مطابق بدکار ہو جاتی تو کوئی اعتراض کی بات نہ تھی مگر میں نے اپنی تمام عمر نیکی سے گزار دی۔ میرے تم پر بہت سے حقوق ہیں کل کفر اور اسلام میں مقابلہ ہوگا تم صبر و ہمت اور استقلال سے دشمنوں کا مقابلہ کر کے خدا کے حضور سرخرو ہونا۔ خنساء اپنے بیٹوں کو جنگ میں جمے رہنے پر ابھارتی رہی حتی کہ وہ لڑتے لڑتے شہید ہو گئے لیکن حضرت خنساء کے منہ سے آہ تک نہ نکلی اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور کہا اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ان کی شہادت سے سرفراز کیا۔ میں اللہ سے امید رکھتی ہوں کہ وہ مجھے اپنی رحمت کے مستقر میں ان کے ساتھ اکٹھا کرے گا۔

انہوں نے حضرت معاویہ کے عہد میں بادیہ میں وفات پائی۔

فتح مکہ کا عظیم واقعہ

فتح مکہ کا واقعہ تاریخ اسلام کا ایک اہم موڑ ہے۔

حدیبیہ کے معاہدہ میں یہ طے پایا تھا کہ قبائل عرب اس امر کے لئے آزاد ہوں گے کہ وہ قبائل قریش میں سے جس کے بھی حلیف بننا چاہیں گے بن جائیں اور انہیں وہی حقوق حاصل ہوں گے جو صلح کرنے والے فریقوں کو حاصل ہیں۔

مکہ معظمہ کے پاس دو قبیلے آباد تھے۔ جن کی آپس میں چپقلشیں تھیں۔ ان میں سے ایک بنوخزاعہ نے مسلمانوں اور بنو بکر نے قریش کا حلیف بننا پسند کیا۔ قریباً ڈیڑھ برس بعد بنو بکر نے مسلمانوں کے حلیف قبیلے بنوخزاعہ پر حملہ کر دیا۔ اس لڑائی میں رؤسائے قریش نے اعلانیہ بنوبکر کی مدد کی اور صلح کا معاہدہ توڑ ڈالا۔ بنوخزاعہ پر سخت مظالم کئے گئے اور انہیں حرم کعبہ میں بھی امان نہ دی گئی۔ یہ دردناک خبر آنحضرت تک پہنچی تو انہوں نے اپنے حلیف قبیلے کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا اور قریش کے سامنے تین صورتیں پیش کیں۔

☆ مظلوموں کا جو جانی اور مالی نقصان ہوا ہے اس کی تلافی کر دی جائے۔

☆ قریش بنوبکر کی امداد سے ہاتھ کھینچ لیں۔

☆ یہ اعلان کر دیا جائے کہ حدیبیہ کا معاہدہ ٹوٹ گیا ہے۔

قریش نے جواب میں کہا ہمیں تیسری شرط منظور ہے۔ یہ سنتے ہی آنحضرتؐ نے مکہ کی تیاری شروع کر دی۔ قریش کو اپنی غلطی کا جلد ہی احساس ہو گیا اور انہوں نے ابوسفیان کو تجدید معاہدہ کے لئے سفیر بنا کر مدینہ بھیجا لیکن وہ ناکام واپس آیا۔ آنحضرتؐ دس ہزار صحابہ کا لشکر جرار لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور مکہ شریف سے چند میل کے فاصلے پر پڑاؤ ڈالا۔ دس ہزار آدمی دور دور تک پھیل گئے اور رات کو الگ الگ آگ روشن کی تو کفار مکہ یہ دیکھ کر سخت دہشت زدہ ہو گئے۔

ان کے سردار ابوسفیان نے دربار نبوی میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا اور اپنی قوم کے لئے امان چاہی دوسرے روز آپ نے اعلان فرمایا کہ جو شخص ہتھیار ڈال دے یا اپنے گھر کے دروازے بند کرے، یا کعبہ میں چلا جائے یا ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے، اسے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔

رمضان المبارک 8ھ مطابق دسمبر 630ء کو لشکر اسلام فاتحانہ انداز میں مکہ کی جانب بڑھا۔ اہل مکہ نے رسول اللہ کے فرمان کے مطابق امان سے فائدہ اٹھایا اور مکہ بغیر کسی بڑی جنگ اور خونریزی کے فتح ہو گیا۔ فتح کے بعد آپ نے اہل مکہ کو جمع کیا۔ اعلان کیا کہ آج سے قریش مکہ پر کوئی الزام نہیں اور ان سب کو معاف فرما دیا۔ فاتحین کی فیاضی اور عفو عام نے اسلام کے بدترین دشمنوں کو ندامت کے آنسو بہانے پر مجبور کر دیا اور وہ دوڑ دوڑ کر رسول اللہؐ کے ہاتھ پر بیعت کرنے لگے۔

اہل مکہ کا اسلام لانا، سارے عرب کا اسلام لانا تھا۔ چنانچہ فتح مکہ کے تھوڑے ہی عرصہ بعد تمام قبائل عرب، مسلمان ہو گئے۔

فتح مکہ تاریخ اسلام کا ایک اہم سنگ میل ہے۔ یہ عظیم الشان اور تاریخی فتح عیسوی کیلنڈر کے حساب سے دسمبر 630ء کو حاصل ہوئی تھی۔

درخواست دعا

❁ مکرم زبیر ساجد صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے بھائی پھیپھڑوں کی مرض میں مبتلا ہیں۔ نیز ان کی والدہ محترمہ بھی بیمار ہیں۔ احباب سے دونوں کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

طلبہ کے لئے قرضہ کی سہولت

❁ وفاقی وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر 02-2001ء میں گورنمنٹ کی طرف سے اسٹوڈنٹس لون اسکیم کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس سکیم کے تحت درج ذیل اہلیت کے طلبہ درخواست دے سکتے ہیں۔

(i) جنہیں سرکاری شعبہ میں درج ذیل منظور شدہ جامعات/کالجوں میں میرٹ کی بنیاد پر داخلہ ملا ہو۔

(ii) جن کا شمار بوقت داخلہ عمر کے مندرجہ دائرے میں ہوتا ہو۔ برائے گریجویشن -20 سال سے زائد نہ ہو۔ برائے پوسٹ گریجویشن -30 سال سے زائد نہ ہو۔ برائے پی ایچ ڈی -35 سال سے زائد نہ ہو۔

(iii) طالب/طالبہ علم نے آخری پبلک امتحان میں کم از کم 70% نمبر حاصل کئے ہوں۔

(iv) طالب/طالبہ علم نے مقررہ مضامین کا انتخاب کیا ہو۔

(v) طالب/طالبہ علم مالی دشواریوں کے باعث پڑھائی جاری رکھنے سے معذور ہوں۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 28 فروری 2007ء ہے درخواست فارم اور مزید معلومات کے لئے

www.nbp.com.pk/studentsloan

ملاحظہ کریں۔ (نظارت تعلیم)

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

پنجاب کابینہ میں مزید وزراء کی شمولیت: پنجاب کابینہ میں توسیع کرتے ہوئے 5 نئے وزراء کو شامل کیا گیا ہے اور دو وزراء کو فارغ کر دیا گیا ہے۔ پرانے 12 وزراء کے محکمے تبدیل ہو گئے ہیں۔ جبکہ 5 مشیروں اور 5 معاونین کا بھی تقرر کیا گیا ہے۔

صدر کے تحفظ حقوق نسواں بل پر دستخط: صدر جنرل مشرف نے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے منظور ہونے والے تحفظ نسواں بل پر آئین کے آرٹیکل 75 کے تحت دستخط کر دیئے ہیں۔ جس کے بعد یہ بل ایکٹ آف پارلیمنٹ بن کر قانون کی صورت میں پورے ملک میں نافذ العمل ہو گیا ہے۔

حدود قانون سرحد میں بھی نافذ: وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ حدود قانون سارے ملک میں یکساں طور پر نافذ ہو گیا ہے اور صوبہ سرحد میں بھی اس کے نفاذ میں کوئی مشکل نہیں ہوگی اور جہاں تک حسبہ بل کا تعلق ہے گورنر سرحد اس کا جائزہ لے رہے ہیں وہ یقیناً بہتر فیصلہ کریں گے۔ اس کے بارے میں دیگر کئی اداروں سے بھی رائے طلب کر لی گئی ہے۔

جاپان اور چین کے درمیان دفاعی تعاون: جاپان اور چین کے درمیان دفاعی تعاون پر اتفاق ہو گیا ہے۔ دونوں ممالک کے فوجی حکام کی جانب سے مذاکرات میں مشترکہ مشقوں سمیت دفاعی تعاون پر اتفاق رائے پایا گیا چین کے میجر جنرل ژانگ شنگ نے کہا کہ جاپانی ہم منصب سے ان کی ملاقات مفید رہی ہے۔ اور دونوں ملک دفاعی صلاحیتوں میں اضافے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کو فروغ دیں گے انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں میں مذاکرات کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔

انسانی سمگلنگ کی روک تھام: اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے کہا ہے کہ انسانی سمگلنگ کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے۔ اور اس حوالے سے عالمی سطح پر اقدامات کرنا ہوں گے بچوں کی سمگلنگ کا سلسلہ عروج پر ہے اور اس کام کو گروہ منظم طور پر کر رہے ہیں انسانی سمگلر اکثر سمندری راستوں سے لوگوں کو بیرون ملک بھجوانے کا جھانسہ دے کر ہلاک کر دیتے ہیں اور کئی علاقوں میں سادہ لوح افراد کو کشتیوں میں سوار کرنے کے بعد وہاں زیادہ لوگ ہو جانے پر انہیں سمندر میں پھینک دیتے ہیں عالمی ادارے نے اس حوالے سے مفصل رپورٹ تیار کی ہے۔

جنوبی کوریا کا عراق سے فوج واپس بلانے کا فیصلہ: جنوبی کوریا نے 2007ء میں عراق سے فوج واپس بلانے کا فیصلہ کر لیا جنوبی کوریا کی حکمران جماعت یوری پارٹی کے ترجمان نے بتایا ہے کہ حکومت نے پارٹی کو آگاہ کر دیا ہے کہ جون 2007ء تک عراق سے اپنی تمام فوجیں واپس بلا لی جائیں گی اس حوالے سے جنوبی کوریا کی حکومت نے منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ پارلیمنٹ سے بھی فوجوں کی واپسی کے لئے منظوری لے لی جائے گی عراق کے شمالی شہر اربیل میں جنوبی کوریا کے فوجی ہیں جن کی تعیناتی کی مدت آئندہ سال ختم ہو رہی ہے۔

دیوار چین کو نقصان پہنچانے کی سزا: چین میں عظیم "دیوار چین" کو ٹوٹ پھوٹ سے بچانے کے لئے سخت قوانین متعارف کروا دیئے گئے ہیں جن کی رو سے دیوار چین کو کھودنے اور اس کی باقیات کو اکٹھا کرنے والوں کو دس سال قید کی سزا کے علاوہ بھاری جرمانے ہو سکیں گے۔ مقامی ذرائع کے مطابق دیوار چین سے متعلق نئے قوانین یکم دسمبر سے قابل عمل ہو جائیں گے۔ دیوار چین سے اینٹیں اٹھانے اور زمین کھودنے والوں کو 32,782 پاؤنڈ تک جرمانہ کیا جا سکے گا جبکہ اس کو کسی طرح کا نقصان پہنچانے والے کو 10 سال تک قید کی سزا ہوگی۔ منگولیا میں دیوار چین 2200 سال قبل تعمیر کی گئی جو 6400 کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے اور ہر سال دنیا بھر سے ایک کروڑ سیاح اس کو دیکھنے آتے ہیں۔ اس دیوار کو بیجنگ کے قریب بدالنگ کے مقام پر 10 کلومیٹر تک سیاحوں کے لئے سیر کے لئے کھلا رکھا جاتا ہے۔

سیر اور ورزش کی افادیت۔ فیصل آباد میں منعقد ہونے والی دو روزہ انٹرنیشنل کارڈیک کانفرنس کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ماہرین امراض قلب نے کہا کہ دل کی بیماریوں پر قابو پانے کے لئے سیر اور ورزش کو معمول بنایا جائے اور مرغن غذاؤں سے پرہیز کیا جائے۔

(نوائے وقت 20 نومبر 2006ء)

اسپرین کی افادیت۔ تحقیق سے ماہرین نے ثابت کیا ہے کہ اسپرین سے دل کے دورے کے امکانات 25 فیصد کم ہو جاتے ہیں سوئٹزرلینڈ میں کی جانے والی ایک تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ دل کے دورے کے وہ مریض جو ایک حملے کے بعد اپنی اسپرین کی روزانہ خوراک لینا بند کر دیتے ہیں ان پر ایک ماہ کے اندر دل کا دوسرا دورہ پڑنے کا خطرہ تین گنا بڑھ جاتا ہے۔

بجلی بند رہے گی

مورخہ 4 دسمبر 2006ء کو ڈاور فیڈر صبح 10 بجے سے دوپہر ایک بجے تک بسلسلہ ضروری مرمت بند رہے گا۔ جس سے درج ذیل محلہ جات متاثر ہوں گے۔ مسلم کالونی، دارالنصر، دارالعلوم، دارالبرکات، نصیر آباد، طاہر آباد۔ اسی طرح مورخہ 4 دسمبر کو ہی چناب نگر فیڈر دوپہر 2 بجے سے لے کر سہ پہر 3 بجے تک بسلسلہ ضروری مرمت بند رہے گا۔ جس سے درج ذیل محلہ جات متاثر ہوں گے۔ دارالرحمت، فیکٹری ایریا، دارالصدر، دارالفتوح، نصیر آباد حلقہ سلطان، فضل عمر ہسپتال، دارالفضل، باب الابواب، دارالیمن، ناصر آباد، احباب مطلع رہیں۔

(اسسٹنٹ مینیجر فیسکو چناب نگر ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 4 دسمبر

طلوع فجر	5:24
طلوع آفتاب	5:50
زوال آفتاب	11:58
غروب آفتاب	5:06

گمشدہ پرس

مکرم کرنل (ر) منیر احمد صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ ایک براؤن رنگ کا جیبی پرس بلدیہ آفس ربوہ اور ریلوے پھاٹک کے درمیان ریڑھی سے پھل لیتے ہوئے کہیں گم ہوا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملا ہو تو برائے مہربانی اس میں سے ATM کارڈ اور کچھ دوسرے کارڈ مع ایک کراس چیک یونائیٹڈ بینک بالمقابل فضل عمر ہسپتال ربوہ پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ شکریہ

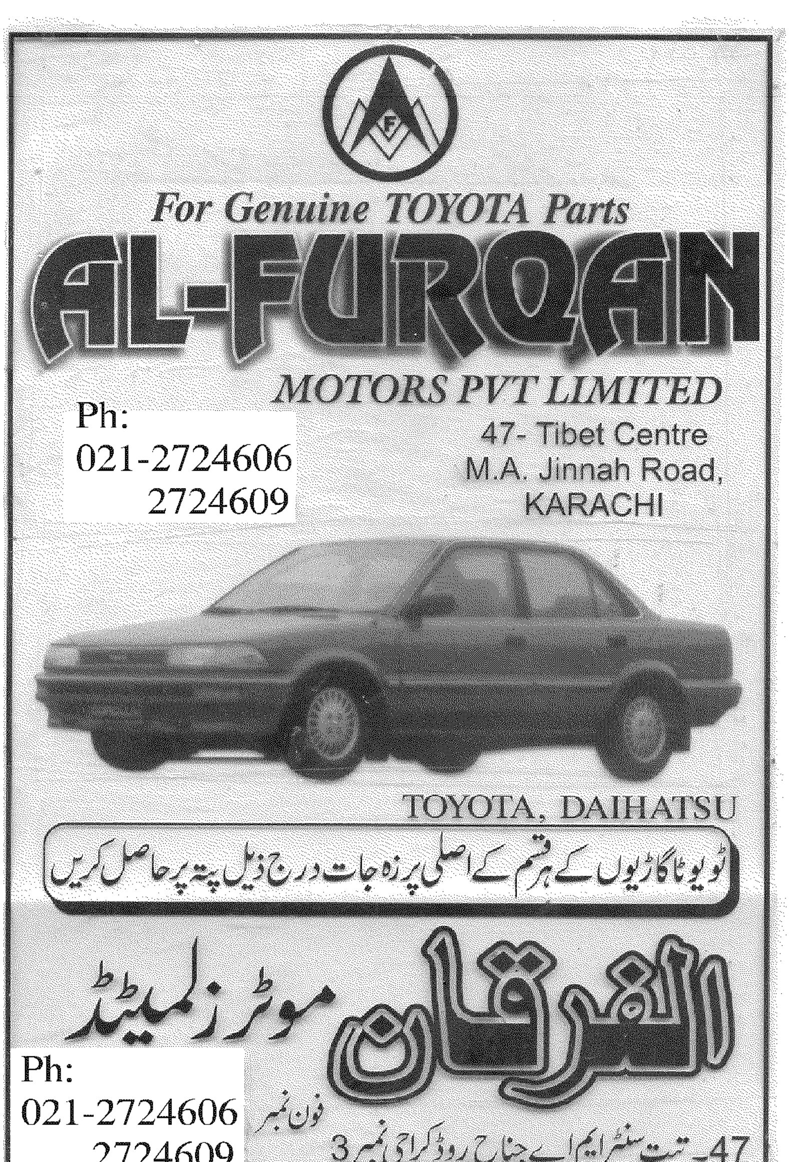

C.P.L 29- FD